Tauseeq, Volume. 5, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v5i2.4

Received: 06-11-2024
Accepted: 25-11-2024
Published: 31-12-2024

ناول "حبس" میں کرداروں کی تحلیل نفسی؛ تجزیہ

A study of Psychoanalysis of Characters of the Novel "HABS"

ڈاکٹر منزہ مبین*

ڈاکٹر نقیب احمد جان

Abstract:

Novel "Habs" is a novel written by Hassan Manzar. The main character of the Novel is "Eric Sheron" the ever first defense minister and the Eleventh Prime Minister of Israel. He was named as Bulldozer for destroying and crushing Palestinian societies. He remained in coma for eight years. The novelist went into his unconscious and elaborated his feelings and thoughts through the psychoanalysis technique. He applied the same technique on other characters of the novel also for bringing forth their thoughts and feelings too. This novel exhibits well the inner being of its characters proving it as a piece of art. This article shed light on the writing skills of the novelist and psychoanalysis of the characters of the novel enacted by him.

Keywords: Psychoanalysis, Eric Sheron, Habs, Urdu Novel, Hassan Manzar

مادی حقیقتوں کی ترجمانی اور سماج میں پیدا ہونے والے انقلابی رویوں کی عکاسی جس انداز میں نثر بالخصوص فکشن میں ہوئی اور پھر خاص طور سے ناول میں، اس کی بناپر اصناف ادب میں ناول انفرادیت کا حامل بن جاتا ہے۔ناول نگاروں نے نہایت وقیع اسلوب بیان اختیار کرتے ہوئے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ویمن یونیورسٹی صوابی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، بونیر یونیورسٹی

سماجی صورت حال، قومی و ملکی سطح پر پیدا ہونے والے تغیرات و بغاوتی عناصر بالخصوص فرد کے مسائل اور ان مسائل سے پیدا ہونے والی الجھنوں کو موضوع بنایا ہے۔ انسانی زندگی میں پیدا ہونے والا خلل در حقیقت کسی نہ کسی نفسیاتی خلل کی بدولت ہوتا ہے۔ کسی شخصیت کی تشکیل میں سماجی عوامل کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی اعمال و افعال کے اسباب و محرکات ذہنی کشاکش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی فنکار اپنے عہد سے انحراف نہیں کر سکتا ہے۔ فرد کی شخصیت اور جذباتی کیفیات ادب کا موضوع رہا ہے۔ اس حوالے سے وارث علوی کا کہنا ہے کہ

> ''ادب کا موضوع انسان کی ذات اور اس کے جذبات کی دنیا رہی ہے۔ ایک آدمی، آدمی کے متعلق، فطرت، کائنات اور خدا کے متعلق کیا سوچتا اور محسوس کرتا ہے اور اپنے گردو پیش سے اس کے جذباتی رشتہ کی نوعیت کیا رہی ہے؟ یہ ہے ادب اور آرٹ کا موضوع۔۔۔'' (1)

ادب میں لفظوں سے تصویر بنانے کے لیے کینوس کے طور پر اظہار کے لیے کس شے کو لیا گیا ہے؟ یہ بات بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ کرداروں کے بغیر کوئی ادب پارہ تکمیلی مرحلہ طے نہیں کر سکتا ہے۔ فن کار کے فن کی بدولت کردار ماضی، حال اور مستقبل تینوں سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ کردار نہ صرف اپنے عہد کی ترجمانی کرتے ہیں، بلکہ آئندہ حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے لائحہ عمل بھی طے کرتے ہیں۔ اکثر اوقات واقعات کے اندر ہی سے کردار ابھر آتے ہیں اور بعض اوقات باقاعدہ تعارف کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں عادات و اطوار سے لے کر حلیہ تک شامل بیاں ہوتا ہے۔ اس عمل میں بیانیہ اسلوب مددگار و معاون ثابت ہوتا ہے اور کہانی رفتہ رفتہ انجام کی طرف بڑھتی ہے۔ بیانیہ اسلوب میں نفسیاتی عوامل کی کارفرمائی کا عمل دخل واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اکثر و بیشتر آزاد تلازمہ خیال اور شعور کی رو کی بدولت کہانی روایتی ربط و ضبط سے ہٹتی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہے۔ حسن منظر کا ناول ''حبس'' اس کی بہترین مثال کے طور لیا جا سکتا ہے۔ حسن منظر ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر نفسیات بھی ہیں۔ ناول ''حبس'' کی کہانی کا مرکزی کردار جس کے گرد پوری کہانی گھومتی ہے، وہ اسرائیل کا پہلا وزیر دفاع اور گیارھواں وزیر اعظم تھا۔ جسے عرف عام میں 'بلڈوزر' بھی کہا جاتا تھا۔ اس نے اسرائیل کو فتح یاب بنانے کے لیے فلسطینیوں کا قتل عام کیا، اور ان کے نام و نشان کو مٹانے کی غرض سے ان کی آبادیوں پر بلڈوزر چلا دیے تھے۔ ایرک کو ڈاکٹروں کی طرف سے بارہا تنبیہ کی گئی، کہ اسے اپنی متوازن غذائیت پر توجہ دینی چاہیے۔ کیونکہ کھانے پینے میں بدپرہیزی اس کے لیے جان لیوا بھی ثابت

ہو سکتی ہے۔ایر ک شیر ون نے غذائی بے اعتدالی کی،اور نتیجتاً ۴ جنوری ۲۰۰۶ء کو دماغی شریان پھٹنے کی وجہ سے اس کو فالج کا شدید حملہ ہوا اور کوما میں چلا گیا۔دوران بیماری یروشلم اور تل ابیب کے ہسپتالوں میں داخل رہا تھا۔کوما کے دوران دماغی اتار چڑھاؤ،جذباتی کیفیات کی کشمکش کو جانچنا اوران کو جادوئی انداز میں پیش کرنا حسن منظر کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔حسن منظر نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے یک رخی تکنیک اپنائی ہے۔یہ ایک الگ نوع کا تخلیقی تجربہ ہے۔ناول کا پس منظر اسرائیل کی فلسطین پر اجارہ داری اور استحصال ہے۔کہانی کا مرکز و محور ایر ک شیر ون جو کہ مفلوج حالت میں ہسپتال میں بستر مرگ پر ہے،اور آٹھ سال تک کوما میں رہا ہے۔حسن منظر کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے بلڈوزر کے دماغ کی تہہ داریوں میں اتر کر جو کچھ بھی وہ سوچ رہا ہے،اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔بلاشبہ یہ مہارت ایک ماہر نفسیات ہی دکھا سکتا ہے۔حسن منظر ایر ک کی شخصیت کے بارے میں تمہید میں لکھتے ہیں کہ

> "نام ایرئیل شیر ون ہے، باریک سرخ بالوں اور بھوری آنکھوں والا خدا کا منکر۔۔۔اس کی الٹی آنکھ تھوڑی الٹی طرف ملتفت تھی اور دیکھنے والوں کو اس میں بھی اس کی شخصیت کا اک پہلو نظر آتا تھا۔۔۔وہ شخص جو نہتے بے خبر فلسطینیوں کے سر شب خوں لاتے وقت خوف نا آشنا ہوتا تھا اور اپنے نڈر ہونے کے لیے مشہور تھا حقیقت میں اپنی غفلت میں بھی تنہا نہیں ہوتا تھا۔وہاں اس کے ملنے والے کون ہوتے تھے۔یہ داستان آٹھ سال پر پھیلی جب وہ بظاہر گہری غفلت میں تھا اس کے شب و روز اور اس کے تمام مرئی اور غیر مرئی بن بلائے مہمانوں کی ہے۔"(2)

ناول "حبس"کو اگر شعور کی رو میں تحریر کیا ہوا ناول کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔یہ ہر دم متغیر ہوتی ہوئی دماغی کیفیات کا نام ہے۔کیونکہ ہر حالت کسی نہ کسی شخص کے شعور کا جزو ہوتی ہے۔مزید یہ کہ ہر ذاتی شعور اپنے معروض کے بعض اجزاء کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے،اور ہر شخص کا شعور محسوس طور پر مسلسل ہوتا ہے۔ایر ک کی ذہنی حالت کا اندازہ ذیل میں دیے گئے اس اقتباس سے ہو جائے گا۔

> "آج جسم میں کوئی چیز نہیں کاٹ رہی ہے۔نہ آوازیں ہیں۔جسم میں جان کی رمق ہے اور فرصت ہی فرصت۔آرام سے ماضی کا لطف لے سکوں گا۔مرنے کے بعد فرصت کوئی معنی نہیں رکھتی۔آج تنگ کرنے والوں سے چھٹکارا ہے اور ای ای جی' کے قلم کام کر

رہے ہیں۔۔۔۔

ہنسنے کی آواز آرہی ہے: تعجب ہے یہ لوگ کیسے میرے خیال کو سن لیتے

ہیں۔۔۔"(3)

آزاد تلازمہ خیال، شعور کی رو اور داخلی خود کلامی کا یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس سے اس کردار کی تحلیل نفسی کی گئی ہے۔ایرک کی کیفیات کا اظہار ایک مقام پر کچھ یوں کیا گیا ہے کہ

"ایرک: یہ لوگ مجھے کوما میں سمجھتے ہیں، حالانکہ میں کمرے سے باہر کے پتوں کی سرسراہٹ تک کو سن سکتا ہوں اور کھڑکی سے باہر کے آسمان میں بند آنکھوں سے چاند کے چلنے تک کو دیکھ سکتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں مجھے (ایک کمپیوٹر بنا دیا ہے۔ وہ تم پہلے ہی تھے دیوورا کے لال)"(4)

ایرک کے کردار کے واقعات سے جڑے ہوئے دیگر بنیادی کردار اپنی پوری آب وتاب اور جولانی کے ساتھ ابھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بعض ضمنی کردار بھی موجود ہیں، جو ثانویت کے باوجود نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں۔ایرک انہیں مختلف آوازوں سے پہچانتا ہے، اور ان کی گفتگو پر پیچ وتاب کھاتا ہے۔ وہ انہیں چرواہے اور حقارت آمیز ناموں سے پکارتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے لیے آئینے کے مماثل ہیں۔ان میں یوسف (بوڑھا عرب)، فاطمہ، الیازار، الیاس، خدیجہ، میکسم جیبی، سارہ، رئیسہ، ھند، مردہ ڈاکٹر رشارد، ابراہیم بوڑھا یہودی، ماریہ وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ بعض کردار ایسے بھی ہیں کہ جن کو ناول نگار نے محض "آواز" کا نام دیا ہے۔ ناول میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ

"ایرک: آوازیں مجھ پر بغیر وقفہ دیے بمباری کر رہی ہیں۔

ھند: وہ بغض تمہارے تحت الشعور میں پلتا رہا اور آج اسے تم ان پر اتار رہے ہو

جنہوں نے ہر دور میں تمہیں پناہ دی۔۔۔"(5)

ھند کا کردار بہت جاندار ہے۔ جو ناول میں شروع سے آخر تک اپنی ایک خاص رائے رکھتا ہے، اور نہایت مدلل انداز میں اپنی کیفیات پیش کرتا ہے۔ بھرپور تاریخی شعور رکھتا ہے۔ایرک کو اس کی جڑوں کی حقیقت سے نہ صرف روشناس کراتا ہے، بلکہ وہ تاریخی حقائق سے پردہ اٹھاتے ہوئے اس کی سفاکی اور ظلم و بربریت کو بھی بیان کرتا ہے۔ حسن منظر کا بنیادی مطمع نظر ظلم و جبر کی مخالفت ہی تھا لیکن اس نقطہ نظر کو پوری

شدت کے ساتھ پیش کرنے کے لیے انہوں نے نفسیاتی طریقہ کار اپنایا۔ موجود سے اکتاہٹ اور بیزاری و نفرت، جو اس عہد کے ہر باشعور ذہن میں کشمکش پیدا کیے ہوئے تھی۔ نفسیاتی طریقہ کار نے اس کا اظہار آسان بنا دیا۔ ڈاکٹر اعجاز راہی شعور کی رو کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

""شعور کی رو ایک ایسی تکنیک ہے جس میں کرداروں کے افعال سوچوں کے تیز بہاؤ میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ ذہن میں خیالات، واقعات اور تصورات لہر یا رو کی صورت میں ابھرتے ہیں اور ماضی، حال، مستقبل کو ایک لڑی میں پرو کر زمان و مکان کو اس طرح مربوط کر دیتے ہیں کہ بظاہر ان میں منطقی کوئی ربط بھی نہیں ہوگا۔"(6)

اعجاز راہی کی اس رائے کو مد نظر رکھا جائے تو ہمیں زیر نظر ناول میں یہ تکنیک واضح نظر آتی ہے۔ فاطمہ نامی ایک ایسا نسوانی کردار ہے جو ایسے انوکھے انداز میں اپنی کیفیات پیش کرتی ہے کہ ایرک جیسا بے حس انسان بھی اس کی گفتگو سے کلبلانے لگتا ہے، اور چاہ کر بھی اس کو خاموش نہیں کرا سکتا ہے۔ ایرک ان الفاظ میں فاطمہ سے مخاطب ہوتا ہے کہ

"فاطمہ: خود کو کچلواؤ گے! ایک بار پھر اس بیل کی طرح جا بجا زمین پر رینگتے نظر آؤ گے۔

ایرک: سن او چڑچڑی عورت جو فلسفیوں کی سی باتیں ملکاتی رہتی ہے، تجھے میں نے دیکھا نہیں لیکن آواز بتاتی ہے تو مسلم ہے، بڑھاپے کی دہلیز پر کھڑی ہے، ان بیاہی ہے اور یہی وجہ تیرے چڑچڑے پن کی ہے، سن! ہماری تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہماری نسل نے خود کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ بسایا ہے۔

فاطمہ: نہیں تیری نسل کو اس زمین میں بسایا گیا ہے۔۔۔ جیسے کسی معدوم ہوتی ہوئی نوع کے باقی رہ جانے والے۔۔۔"(7)

شعور کی رو میں ماضی، حال یا مستقبل کے کسی ممکنہ تجربے کو گرفت میں لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کردار کے حلیے کی نسبت اس کی سوچ اہم ہوتی ہے اور اسلوب میں وضاحت کے بجائے ابہام و بے ترتیبی نے جنم لیتی ہے۔ ادب میں بالخصوص ناول میں بھی نفسیاتی مواد کا نفسیاتی

مسائل کی مدد سے کرداروں کے تجزیے کا رواج ہوا۔اسی تناظر میں ناول ''حبس'' کا کردار ایرک ایک ایسا شخص ہے جو صرف اور صرف نفرت کر سکتا ہے۔اگر نفرت کا جذبہ اس کی شخصیت سے نکل جائے تو ایرک /بلڈوزر پھر ایرک نہیں رہے گا۔یہ جذبہ اس کی ذات کا لازمہ ہے اور یہی اس کی شناخت ہے۔اور یہ نفرت صرف فلسطینیوں سے نہیں بلکہ تمام عرب یہودیوں سے بھی ہے۔اس تناظر میں انگلستان کی ایک معروف لکھاری کلارا ایوز کے بقول

"ناول اس زمانے کی زندگی اور معاشرے کی سچی تصویر ہے جس زمانے میں وہ لکھا جائے"(8)

حسن منظر چونکہ ایک ماہر نفسیات بھی ہیں، لہذا اپنے ناول میں عہد حاضر کی عکاسی کے ساتھ ساتھ انسانی کرداروں کی تحلیل نفسی بڑے خوبصورت انداز میں کرتے ہیں۔ فرد شعور ہی کے تابع فرمان ہو کر شخصیت اور اس کی تمام پرتوں کو درجہ بہ درجہ پروان چڑھا رہا ہوتا ہے، اور اس کے نفسیاتی پہلو زندگی کے ہر مرحلے اور ہر درجے پر اثر پذیر ہوتے ہیں۔ حسن منظر نے اپنے کرداروں سے بہت ہی حقیقت پسندانہ اور عہد حاضر کے حالات کے مطابق مکالمے کہلوائے ہیں۔ناول کا ایک اور متحرک کردار الیاس ہیں، جس کی زبانی حسن منظر نے جو صورت حال واضح کی ہے وہ در حقیقت مصنف کے اپنے خیالات ہیں، ملاحظہ فرمائیں

"الیاس: نہیں استعماری نوآبادیوں کے خاتمے پر مغرب کو ایک اور نوآبادی کی ضرورت تھی۔۔۔۔ہندوستان اور برٹش مشرقی افریقا جیسی نہیں، امریکا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسی۔پرمانینٹ۔دوامی۔"(9)

نوآبادیاتی فکر کو عام انسانوں تک پہنچانے میں مؤرخین اور ادیبوں کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔اس خدمت کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔انہی کی بدولت نوآبادیاتی سازشوں اور ہتھکنڈوں سے عام قاری کو بذریعہ ادب شناسائی ہوئی۔ادب کا کام سماج میں ہونے والی خوبیوں اور خامیوں کو نہ صرف منظر عام پر لانا ہے، بلکہ تاریخ و تہذیب کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ حسن منظر نے کردار یوسف کے ذریعے ایک عام فرد کے احساسات بالخصوص نفسیاتی کیفیات کو بہت عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔اس کے تصورات و نظریات کی وضاحت اس کے بحث و مباحث کے دوران کھل کر سامنے آتے ہیں۔ حتی کہ ایرک بھی اس کی ذہنی اپج کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ

''یوسف' بوڑھا کسان جو بہت سے مسلم عالموں سے زیادہ روشن دماغ ہے۔''(10)

جدید ادب میں انسانی داخلی مسائل کا اظہار بھی نفسیات کا مرہون منت ہے، جس کی بدولت مصنف کے تخیلی نوعیت کے کردار کا تجزیاتی مطالعہ آسان ہو جاتا ہے۔ بہت سی پس پردہ حقیقتیں کردار کے داخل سے اخذ کر لی جاتی ہیں، اور کسی حد تک مصنف کی شخصیت بھی کھل کر سامنے آنے لگتی ہے۔ مثلاً کردار یوسف کے بیانات میں کہیں نہ کہیں حسن منظر کی اپنی ذاتی سوچ کی کارفرمائی ابھر کر سامنے آتی ہے۔ بوڑھے کسان یوسف کے مکالمے ملاحظہ کیجیے:

"یوسف: ہم تو اسے بھی بھلا چکے ہیں جو قابیل نے ہابیل سے کیا تھا۔"(11)

"بوڑھا یوسف کسان: ان کے حصے کا پانی بھی تم پی جاؤ تو کیا پھول پودے صرف کسانوں کے پسینے اور آنسوؤں سے اگیں گے!"(12)

"یوسف: اتنی سی بات مجھ موٹی عقل والے کی سمجھ میں بھی آتی ہے۔ تعجب ہے اس خود کو سب سے افضل سمجھنے والی قوم کے نہیں۔"(13)

وہ معاملات جن کی نہ صرف ایک عام فرد فہم رکھتا ہے، بلکہ اس کے تناظرات کی بھی مکمل آگہی رکھتا ہے، وہ خود کو سب سے برتر کہنے والی قوم کو سمجھ نہیں آتے۔ در حقیقت وہ اس کا ادراک رکھتے ہیں، لیکن ان کے مفادات کو ٹھیس نہ پہنچے، اس لیے بے حسی کو اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں۔ حتی کہ ناول میں کردار ڈاکٹر سیمئیون بھی موجودہ حالات و واقعات اور اس عمل کی حقیقت کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور سخت ذہنی ناآسودگی اور کشیدگی کا شکار ہیں۔ جس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ

"ڈاکٹر سیمئیون: جب بھی اس ملک سے باہر جاتا ہوں لگتا ہے تازہ کھلی ہوا میں سانس لے رہا ہوں۔ یقین مانو کراچی، کلکتہ اور ممبئی کی گھنی آبادی میں بھی مجھے کبھی اتنی گھٹن محسوس نہیں ہوئی جتنی تمہارے ملک کے پارکوں۔۔۔ یہاں تو حبس ہے۔

زپورہ: بدل جائے گا۔

سیمئیون: کبھی نہیں۔ تمہارا خیال ہے تین سو ایٹم بم رکھنے والا ملک کبھی خود کو آزاد محسوس کر سکے گا؟"(14)

اس ناول کے ہر کردار کی ذہنی کیفیات اور محسوسات کو نہایت فنکارانہ انداز میں مصنف نے الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔ جن میں سب سے اہم ایرک شیر ون کا کردار ہے۔ وہ کوما میں ہے لیکن اس کے ذہن کو پڑھنے والی مشینوں کے ذریعے اس کے احساسات اور لاشعوری کیفیات کا جو مرقع بیان کیا گیا ہے اس سے ناول نگار کے ایک ماہر نفسیات ہونے کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی بھی کردار کی ذہنی تشکیل اور اس کے نفسیاتی کیفیات کی پیش کش پر گرفت ناول نگار کو فن کی بلندیوں پر پہنچانے کی ضمانت ہوتی ہے جو کہ ہمیں ناول حبس میں نظر آتی ہے۔ اور اسی حوالے سے ناول حبس کی اہمیت مسلم ہے۔

حوالہ جات

1۔ گوپی چند نارنگ، پروفیسر، مرتبہ: اردو افسانہ روایت اور مسائل، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۰، ص ۲۳۱

2۔ حسن منظر، حبس، بک کارنر، جہلم، ۲۰۱۶، ص۱۹، ۱۸

3۔ ایضاً، ص ۲۱، ۲۰

4۔ ایضاً، ص ۱۴۶

5۔ ایضاً، ص ۳۵

6۔ اعجاز راہی، ڈاکٹر، اردو افسانے میں علامت نگاری، ریز پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۲، ص ۱۳۷

7۔ حسن منظر، حبس، بک کارنر، جہلم، ۲۰۱۶، ص ۱۶۶

8۔ عظیم الشان صدیقی، اردو ناول۔ آغاز و ارتقا، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی، ۲۰۰۸، ص ۲۱

9۔ حسن منظر، حبس، بک کارنر، جہلم، ۲۰۱۶، ص ۱۶۶

10۔ ایضاً، ص ۳۰۲

11۔ ایضاً، ص ۴۷

12۔ ایضاً، ص ۱۲۸

13۔ایضاً،ص۲۳۲

14۔ایضاً،ص۲۷۱

References:

1۔ Gopichand Narang, Professor, Bar: Urdu Fiction Tradition and Issues, Educational Publishing House, Delhi, 2000, p. 231

2۔ Hasan Nazar, Habas, Book Corner, Jhelum, 2016, pp. 18, 19

3۔ Ibid, pp. 20, 21

4۔ Ibid, p. 146

5۔ Ibid, p. 35

6۔ Ejaz Rahi, Doctor, Symbolism in Urdu Fiction, Reese Publications, Rawalpindi, 2002, p. 137

7۔ Hasan Nazar, Habas, Book Corner, Jhelum, 2016, p. 166

8۔ Azeem Siddiqui, Urdu novel. Initiation and Evolution, Educational Publishing House, New Delhi, 2008, p. 21

9۔ Hasan Nazar, Habas, Book Corner, Jhelum, 2016, p. 166

10۔ Ibid, p. 302

11۔ Ibid, p. 74

12۔ Ibid, p. 128

13۔ Ibid, p. 232

14۔ Ibid, p. 271

- **Remittances Review 9 (No: 1), P, No.2381-2410**

https://remittancesreview.com/menuscript/index.php/remittances/article/view/1456/871

- **Journal of positive school psychology, Turkey, Vol. 7 No 4, P.No. 747-754**

https://journalppw.com/index.php/jpsp/article/view/16433/10452

- **Jahan Tahqeeq, V.4 NO.2, P.no. 365-368**

http://jahanetahqeeq.com/index.php/jahaneTahqeeq/article/view/536/441

- **Alhamd،Vol.13،P.No.145-152**

http://alhamd.aiu.edu.pk/ wp- content/uploads/2020/07/is sue-13-13-rubina-raheed.pdf

- **Makhz،Vol 2, No IV, P.No.43-51**

https://makhz.org.pk/article/impacts-of-the-partition-of-hind-on-a-hameed-s-novel-darbay